Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ ۔ ۸ صلح ۱۳۵۱ ہش ۔ ۸ جنوری ۱۹۷۲ء	نمبر ۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طرف سے

وقف جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش وقف جدید کے سال نو (دفتر بالغان ۱۵ اور دفتر اطفال نمبر ۷) کے آغاز کا اعلان اپنی مندرجہ ذیل پرکشش وجذب دعا کے ساتھ فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ وقف جدید کی دنیا کو اپنی رحمتوں سے بھر دے۔" (آمین)

دفتر وقفِ جدید کی طرف سے متعلقہ عہدیداران جماعت واحباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدہ جات "دفتر بالغان" اور "دفتر اطفال" کی تخصیص کے ساتھ علیحدہ علیحدہ گزشتہ سال سے نمایاں اضافہ کے ساتھ دفتر "وقفِ جدید" کو بھجوادیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

فارم وعدہ جات بذریعہ ڈاک بھجوائے جارہے ہیں۔ عہدیداران جلد سے جلد انہیں پُر کرکے واپس دفتر "وقف جدید" میں بھجوادیں۔

(مرزا طاہر احمد ناظم مال وقف جدید)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۷ صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۶ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمدللہ۔

احباب حضور کی صحت وسلامتی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی علالت

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو تین چار روز سے انفلوئنزا کی تکلیف ہے۔ اس کے ساتھ ہی سینہ پر بھی اثر ہے۔ دو راتوں سے سانس کی تنگی کی وجہ سے بالکل نہیں سو سکیں۔

احباب جماعت خاص درد و الحاح سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں فرمائیں۔

خاکسار
مرزا منور احمد

اساتذہ کے لئے نادر موقع

مغربی افریقہ میں نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کے تحت لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے سیکنڈری سکول کھل گئے ہیں اور مزید جلد کھل رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ان میں کام کرنے کے لئے ہمیں ایسے مخلص اور محنتی شادی شدہ کارکنوں کی ضرورت ہے جو میاں بیوی ماسٹر کی ڈگری رکھتے ہوں۔

(سیکرٹری
مجلس نصرت جہاں ربوہ)

عہدیدارانِ مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ برائے سال ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ برائے سال ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء کیلئے مندرجہ عہدیداران مقرر فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ تقرر مبارک کرے اور سب عہدیداران کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین

اراکین خصوصی:۔ (۱) محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب (۲) محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

قائد عمومی:۔ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب۔ **قائد اصلاح وارشاد:۔** مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب

قائد تربیت:۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ **قائد ذہانت وصحت جسمانی:۔** مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب

قائد ایثار:۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب۔ **قائد مال:۔** مکرم ملک محمد رفیق صاحب۔

قائد تعلیم:۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب۔ **قائد اشاعت:۔** مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

قائد وقف جدید:۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب۔ **قائد تحریک جدید:۔** مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب۔ **قائد تجنید:۔** مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم۔

آڈیٹر:۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب۔

(سیکرٹری برائے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

داخلہ ایم، اے عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

کالج میں ایم، اے عربی میں داخلہ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ شروع ہوگا۔ اور صرف پانچ دن جاری رہیگا۔ داخل ہونے والے طلبہ وطالبات فوری توجہ کریں۔

(پرنسپل)

(مسعود احمد پبلشر وایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ صلح ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظالم اور مظلوم دونوں کی آزمائش کا وقت

جہاں اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ ابتلاؤں کے ذریعہ مومنوں کی ضرور آزمائش کرتا ہے وہاں اس کی یہ بھی ایک سنت ہے کہ وہ بعض لوگوں کو بعض دوسرے لوگوں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنا دیتا ہے اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ دیکھے کہ وہ لوگ جن کی آزمائش کی جاتی ہے صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۚ أَتَصْبِرُونَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ۝ (الفرقان آیت ۲۱)

یعنی ہم نے تم میں سے بعض کو بعض کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے (یہ دیکھنے کے لئے کہ) کیا تم (مسلمان) صبر کرتے ہو (یا نہیں) اور (اے مسلمان) تیرا رب (حالات کو) بہت دیکھنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ یاد کرایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ابتلاؤں اور آزمائشوں کا سلسلہ بھی جاری کیا ہوا ہے اور اس کی غرض یہ ہے کہ اس طرح کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو سکے اور خود مسلمانوں پر یہ آشکار ہو سکے کہ وہ حقیقی ایمان کے اوصاف سے پوری طرح متصف ہیں یا نہیں اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی اہلیت ان میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے یا نہیں پائی جاتی۔ یہ احتساب ان کے لئے تقویت کا موجب ہوتا ہے۔ ان ابتلاؤں سے یہ غرض ہرگز نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے کہ مسلمان ان ابتلاؤں میں پس کر رہ جائیں اور اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکیں بلکہ غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی خامیوں کو دور کر کے زیادہ عزم و ہمت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کریں۔ اور بالآخر کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ اس امر کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیر ہونے کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ حالات جو رُخ بھی اختیار کر رہے ہوتے ہیں وہ خدا کی نگاہ میں ہوتے ہیں وہ علیم و خبیر ہستی جانتی ہے (اور اس کا منشا یہی ہوتا ہے) کہ ان ابتلاؤں میں سے گزر کر مسلمان اور زیادہ طاقتور ہو کر نکلیں گے اور اس طرح ترقیوں کی طرف قدم بڑھاتے چلے جائیں گے۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً کی تفسیر کرتے ہوئے ایک بہت لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب بھی کفار مسلمانوں کے لئے ابتلاء پیدا کر کے انہیں آزمائش میں ڈالنے کا موجب بنتے ہیں تو وہ آزمائش صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہوتی بلکہ خود کفار بھی ظلم ڈھانے کے نتیجہ میں ایک نوع کی آزمائش میں پڑے بغیر نہیں رہتے۔ وہ آزمائش کفار اور مسلمان یعنی ظالم اور مظلوم دونوں کے لئے ہوتی ہے مظلوم تو ظلم کی چکی میں پسنے کی وجہ سے ایک کڑی آزمائش اور امتحان سے دوچار ہوتا ہی ہے لیکن ظالم کا ظلم دنیا پر آشکار ہونے سے وہ خود اپنی جگہ آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"(ایسے حالات میں) کفار مومنوں کے لئے اور مومن کفار کے لئے ابتلاء اور آزمائش کا ایک ذریعہ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ پر ایمان لانے سے اِدھر صحابہؓ کو آزمائشوں کی ایک آگ میں سے گزرنا پڑا اور اُدھر ان کی مخالفت نے دشمنوں کی اندرونی خرابیوں کو بھی بے نقاب کر دیا۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوتے تو نہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کی خوبیاں دنیا پر ظاہر ہوتیں اور نہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ کی بدکرداریاں دنیا پر عیاں ہوتیں یہ ایمانی آزمائش کا نتیجہ تھا کہ اس نے ایک طرف تو صحابہؓ کے اندرونی حسن کو ظاہر کر دیا اور دوسری طرف کفار کا مخفی کوڑھ لوگوں پر ظاہر ہو گیا۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوتے تو دُنیا میں یہی سمجھا جاتا کہ ابوالحکم مکہ کا ایک بہت بڑا مدبّر اور سمجھ دار رئیس تھا اور ابوبکرؓ وہاں کا ایک دیانتدار اور با اخلاق تاجر تھا۔ جب مخالفت کی آگ بھڑکی تو اس نے صحابہؓ کو کندن بنا دیا اور کفّار کا ملمع اتار کر ان کا پیتل ہونا لوگوں پر ظاہر کر دیا۔ غرض صحابہؓ کفار کے لئے اور کفّار صحابہؓ کے لئے آزمائش کا ایک ذریعہ بن گئے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص۶)

کفّار اور مسلمان یعنی ظالم اور مظلوم دونوں ہی کے لئے آزمائش پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس آزمائش کی آگ میں سے گزر کر مسلمان (مظلوم ہونے کی وجہ سے) کندن بن کر نکلتے ہیں برخلاف اس کے کافر ظالم ہونے کی وجہ سے آزمائش کی صورت میں خود اپنی ہی بھڑکائی ہوئی آگ کے اندر بھسم ہو کر رہ جاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں آج کل ہم اہل پاکستان بھارت کی انتہائی سفاکانہ جارحیت کی وجہ سے ایک کڑی آزمائش میں سے گزر رہے ہیں۔ فوجی طاقت کے بل پر اس نے سارے ملک کے سب سے بڑے صوبہ پر قبضہ جما کر سات کروڑ مسلمانوں کو غلام بنا لیا ہے اور اب وہاں اس کی قابض فوجیں لوگوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھا رہی ہیں لیکن بھارت کا اپنا انتہائی مذموم کردار اور اس کا یہ نارواظلم و ستم خود اس کے لئے ایک بہت بڑی آزمائش کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی جارحیت اس کا ظلم و جور، اس کی دھاندلی اور ہٹ دھرمی ایک دنیا پر آشکار ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ۱۰۴ ممالک کی عظیم اکثریت نے باقاعدہ قرارداد منظور کر کے بھارت کو جارح قرار دیا اور اسے اپنی فوجیں فی الفور واپس بلا کر جارحیت سے باز آنے کا حکم دیا۔ آج بھارت اپنی جگہ لاکھ خوش ہوتا پھرے لیکن وہ دنیا بھر کی رائے عامہ کی عدالت میں ایک مجرم کی حیثیت سے کٹہرے میں کھڑا ہے۔ جارحیت اور ظلم کا جو داغ اس کے ماتھے پر لگ چکا ہے وہ اب مٹائے نہیں مٹ سکتا۔

انشاء اللہ العزیز پاکستان مظلوم ہونے کے باعث اس آزمائش میں سے کندن بن کر نکلے گا۔ وہ صبر و استقلال عزم و ہمت اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کے ذریعہ طلب نصرت کے نتیجہ میں بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب و بامراد ہوگا اور بھارت کو آخر کار اس سفاکانہ جارحیت اور ظلم و جور کی سزا بھگتنا پڑے گی۔ خدائے علیم و بصیر جس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور جو اپنے بندوں کو اعلےٰ کامیابیوں اور ترقیوں سے نوازنے کے لئے آزمائشوں میں ڈالا کرتا ہے۔ پاکستان کو درپیش آزمائش میں مظفر و منصور اور اسے آزمائش سے دوچار کرنے والے جارح کو مغلوب و مقہور کر دکھائے گا۔

پاکستان کو ایک عارضی آزمائش سے دوچار کرنے والا بھارت خود ایک مہیب آزمائش سے دوچار ہو چکا ہے اور خود اس کے دانشور اس مہیب آزمائش اور اس کے عبرتناک انجام کو نہ صرف محسوس کر رہے ہیں بلکہ وہ اس انجام کی نشاندہی کر کے پہلے ہی اس سے خبردار کر چکے ہیں۔ پاکستان کی آزمائش تو عارضی ہے وہ انشاء اللہ اپنی ایمانی قوت، اللہ تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ اور عزم و استقلال کی بدولت اس میں سے سرخرو ہو کر نکلے گا لیکن بھارت کی خود اپنی پیدا کردہ مہیب آزمائش اسے لے ڈوبے گی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کیلئے اسی کی عطا میں سے ایک حصہ اُس کے حضور پیش کرو

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بشارت دی ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرنے والا کبھی گھاٹے میں نہیں رہ سکتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ نبوت ۱۳۵۰ ہش (۵ نومبر ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم محمد یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی:-

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ (فاطر: ۳۰)

اور پھر فرمایا:-

یہاں مسجد میں آنے کے بعد دل کی دھڑکن شروع ہوگئی ہے اور ضعف بھی ہوگیا ہے۔ مختصراً کچھ کہہ دیتا ہوں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے مہینے میں اتنی سخاوت کرتے تھے کہ جیسے تیز ہوائیں چل رہی ہوں۔ پس اس سنت کی اتباع کی طرف بھی ہمیں متوجہ رہنا چاہیئے۔

قرآن کریم نے ہمیں مخفی اور ظاہری صدقات کے متعلق حکماً فرمایا ہے۔ ظاہری اس لئے کہ ایک تو اس سے لوگوں کو ترغیب ہوتی ہے اور دوسرے منافقوں کا بھانڈا پھوٹتا ہے۔ اور مخفی اس لئے کہ انسان کا جو حقیقی تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے وہ پسند نہیں کرتا کہ دوسروں پر وہ ظاہر ہو۔

دُنیا کی تجارتیں

کبھی فائدہ بھی دیتی ہیں اور کبھی نقصان بھی پہنچاتی ہیں۔ ہم نے بڑے بڑے سیٹھ دیوالیہ ہوتے دیکھے ہیں اور غریب مزدور لکھ پتی بنتے پاتے ہیں لیکن ایک تجارت ایسی ہے جس میں گھاٹے کا امکان ہی نہیں۔ ہلاکت کی ہوائیں اُس پر نہیں چلتیں اور یہ وہ تجارت ہے جو انسان اپنے اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے جیسا کہ اس آیت میں جو میں نے پڑھی ہے، بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ غور اور تدبر سے اور خلوصِ نیت سے اس کامل اور مکمل کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں، دو بنیادی صفات ان میں پیدا ہوتی ہیں ایک یہ کہ وہ اس حقیقت پر کھڑے ہوتے ہیں کہ دعا کے بغیر انسان کی زندگی نہیں اور اقامتہ الصلوٰۃ نتیجہ ہے اس کتاب پر غور کرنے کا اور اس کے مطابق عملی زندگی گذارنے کی نیت اور عزم کرنے کا اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر اس چیز میں سے جو اسی کی عطا ہے اُس کے حضور پیش کرنا ضروری ہے اور

اللہ تعالیٰ نے بشارت یہ دی کہ میری ہی چیز میری طرف لوٹا دگے میں اسے تجارت سمجھوں گا جو تم میرے ساتھ کرتے ہو اور جو میرے ساتھ تجارت کرتا ہے وہ گھاٹے میں نہیں رہ سکتا۔ اسلئے اپنے راز کو راز رکھنے کے لئے

میری عطا کا ایک حصہ

خفیہ اور پوشیدہ طور پر میری راہ میں خرچ کرو اور اپنے بھائیوں کو توجہ دلانے اور ترغیب دینے کے لئے اور دنیا کو یہ بتانے کے لئے کہ خدا تعالیٰ سے تجارت کرنے والا شخص گھاٹے میں نہیں رہتا میری عطا کا کچھ حصہ ظاہری طور پر میری راہ میں خرچ کرو

اس حکم پر عمل کرتا تھا پہلے زمانے کا مسلمان، اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ آج کے مسلمان کو بھی۔ امیر لوگ بہت خرچ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کافی مال اور دولت دی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اموال قربان کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور جو غریب آدمی تھا، جو چونی دے سکتا تھا، جو دونی دے سکتا تھا، جو پیسہ دے سکتا تھا، وہ ظاہراً پیسہ دے دیتا تھا اور اس میں اُسے کوئی حجاب اور شرم نہیں ہوتی تھی۔ اس کو جو فائدہ تھا وہ تو تھا لیکن منافق امیر پر طنز کرتا تھا اور غریب پر تمسخر کرتا تھا۔ امیر کو کہتا تھا تم دکھاوے کے لئے یہ اموال دے رہے ہو اور غریب کو کہتا تھا تمہارے دھیلے سے خدا تعالیٰ کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ جہاں تک فائدہ کا سوال ہے نہ امیر کی دولت خدا تعالیٰ کو فائدہ پہنچاتا ہے اور نہ غریب کے پیسہ سے فائدہ پہنچتا ہے وہ تو خود مالک ہے تمام دولتوں اور سب اموال کا۔ لیکن جو آدمی خلوصِ نیت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں بہت دیتا ہے اور یہ سمجھ کر دیتا ہے کہ منافق مجھ پر اعتراض کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دیتا ہے اور جو آدمی ایک دھیلہ دے آتا ہے یا چونی دے دیتا ہے، اسے بھی وہ پیارا احسن جزاء دیدیتا ہے (خدا کے مسیح نے ایسے لوگوں کا اپنی کتابوں میں ذکر کر کے کہ فلاں شخص نے خدا تعالیٰ کی راہ میں چونی دی، فلاں نے اٹھنی دی، ان کے لئے قیامت تک کے لئے دعاؤں کے سامان پیدا کر دئے)

پس جہاں تک خدا تعالیٰ کے فائدے کا سوال ہے نہ امیر کی دولت اور نہ غریب کا دھیلہ اُسے کوئی فائدہ پہنچاتا ہے۔ کیونکہ وہی اصل مالک ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سارے خزانے

اُسی کے ہیں اور اسی کے حکم اور اُسی کی مرضی اور اسی کے حکم سے انسان کو بہت ملتا ہے یا تھوڑا۔ یہ تو اپنے اخلاص کی بات ہے۔ جس کو اس نے بہت دیا اس کا دل یہی کہتا تھا کہ وہ خاموشی کے ساتھ اور کسی کو پتہ لگے بغیر اس کی راہ میں خرچ کرتا تو اچھا تھا مگر قرآن نے اسے کہا کہ علانیۃً یعنی ظاہری طور پر خرچ کرو منافق اعتراض کرے گا اور اس کی منافقت کا بھانڈا پھوٹے گا۔ شیطان تمہارے اوپر وار کریگا۔ وہ تمہارے اندر کبر اور ریا پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایک اور میدان میں تمہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں شیطان کے ساتھ جنگ کرنی پڑیگی خلوصِ نیت ہے تو شیطان کامیاب نہیں ہوگا اور تمہارے لئے برکتوں کا سامان پیدا ہو جائے گا۔ غریب سے کہا کہ دھیلہ یا چونی دیتے ہوئے نہ گھبراؤ۔ خدا کے خزانے جو ہیں اُن کے مقابلے میں چونی اور چار ارب روپیہ برابر ہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن دنیا پر یہ ظاہر کرو کہ جہاں دنیا دار غریب فساد کا موجب بنتا ہے وہاں مسلمان غریب دنیا میں نیکی کے قائم کرنے کی بنیاد رکھ رہا ہوتا ہے اگر اس کے پاس چونی ہے تو اسے فساد کے دور کرنے پر خرچ کر دیتا ہے۔ اگر اس کے پاس ایک پیسہ ہے نیکیوں پر خرچ کرنے کے لئے تو وہی خرچ کر دیتا ہے۔ نہ وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ مجھ پر ہنسی ہوگی اور نہ اُسے یہ خوف ہے کہ میں ایک پیسہ دے رہا ہوں میرے پیسے کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تو میرے ساتھ تجارت کر رہا ہے یہ نہ دیکھ کہ تو نے ایک دھیلہ یا چونی دی ہے بلکہ یہ دیکھ کہ میں تجھے اس کے مقابلے میں کیا دیتا ہوں۔

پس جس طرح سِرّاً خرچ کرنا ضروری ہے اسی طرح علانیۃً خرچ کرنا بھی ضروری ہے یہ

اللہ تعالیٰ کا حکم

ہے یہ مومن کی نشانی بتائی گئی ہے۔

جب ہم جماعت کی طرف سے دکھیں ایسی شکلیں بھی بن جاتی ہیں کہ جو ایک ہی وقت ہی سِرّاً بھی ہوتی ہیں اور علانیہ بھی ہوتی ہیں) کارکنوں کو جو مستحق ہوں ان کی گندم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اور موسم سرما میں (بہرحال زاید اخراجات ہوتے ہیں) اس میں) ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے ہمارے جماعتی ادارے قریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرتے ہیں یعنی علاوہ تنخواہ کے جسے تنخواہ تو نہیں کہنا چاہیئے۔ اکثر اخلاص سے کام سے کام کر رہے ہیں اور انہیں گذارہ مل رہا ہے لیکن بہرحال اُن کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اور ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی نیت سے جماعت کم و بیش ڈیڑھ لاکھ روپیہ اپنے کارکنوں پر خرچ کرتی ہے اور یہ زیادہ تر ربوہ میں رہنے والوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اب یہ رقم سِرّاً بھی ہے اور علانیۃً بھی ہے۔ جہاں تک جماعت کے خرچ کرنے کا تعلق ہے یہ علانیۃً ہے مثلاً اب میں نے اس خطبہ میں بیان کر دیا ہے۔ ویسے بھی لوگوں کو پتہ ہے لیکن یہ رقم جماعت بناتی تو نہیں نا۔ یہ تو زید اور بکر کے چندے کے پیسے آتے ہیں، ان میں سے جماعت نکالتی ہے غرض جہاں تک اُن افراد کا سوال ہے (جنہوں نے چندہ دیا) یہ سِرّاً ہے، ان کو بھی پتہ نہیں اور یہ سِرّاً بھی بڑا زبردست ہے یعنی ایسا خفیہ خرچ ہے اُس فرد کا کہ اس کو بھی پتہ نہیں کہ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جماعتی نظام کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی خواہشات پر لبیک کہتے ہوئے اور ان کی آواز سُنکر اس پر عمل کرتے ہوئے جو پیسہ دیا تھا اس کا کتنا حصہ کس طرح خرچ ہو گیا ان کو اس کا پتہ ہی نہیں۔ غرض ان کے لحاظ سے یہ سِرّاً ہے۔ خفیہ طور پر خرچ ہوا ہے لیکن جماعتی لحاظ سے یہ علانیۃً خرچ ہوا

اس کے علاوہ جماعت غیر کارکنوں پر (جس کا پھر ۹۹ فیصد ربوہ ہی پر خرچ ہوتا ہے) قریباً ۶۰،۰۰۰ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کرتی ہے (یہ اس ڈیڑھ لاکھ کے علاوہ ہوتا ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے) لیکن منافق کے متعلق قرآن کریم نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر اُس کی اپنی خواہش کے مطابق اُس قدر روپیہ جتنا وہ چاہتا ہے دے دیا جائے تو خوش ہو جاتا ہے اور راضی ہو جاتا ہے لیکن اگر اس کی خواہش کے مطابق نہ ملے تو وہ اعتراض شروع کر دیتا ہے۔ منافقوں نے صدقات کے سلسلہ میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جیسے وجود پر اعتراض کر دیا تھا اور قرآن کریم نے اس کو ریکارڈ کیا ہے۔ اس میں تو شرم کی بات نہیں کیونکہ وہ تو ایک ایسا وجود (صلعم) ہے جس کے متعلق وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی قسم کی کمزوری دکھائے گا منافقوں نے اس کو بھی نہیں چھوڑا۔ خلفاء کو بھی نہیں چھوڑتے نظام سلسلہ کو بھی کو بھی نہیں چھوڑتے۔ منافق کا یہ کام ہے۔ تم اُسے کہنے دو۔ تمہارا جو کام ہے تم وہ کرو۔ خدا تعالیٰ سے تجارت کرو اس یقین کے ساتھ کہ تم گھاٹے میں نہیں رہو گے کیونکہ اس نے وعدہ کیا ہے کہ جو میرے ساتھ تجارت کرے گا وہ گھاٹے میں نہیں رہیگا۔ خدا تعالیٰ اپنے ہی دیئے ہوئے مال میں سے چونی لے گا تو چار ہزار دیدے گا بعض آدمیوں کو (چونی کے بدلے) چار لاکھ دے دیا۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ ذکر کیا ہے ایک صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں سلسلے کی خدمت کیا کرتے تھے اور غالباً تین روپے ماہانہ ملتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اُن کے بیٹوں میں سے ایک ایک کو خدا تعالیٰ ۵ ہزار، ۸ ہزار، ۱۰ ہزار روپے ماہانہ دیتا رہا۔

پس ایثار جو ہے وہ ضائع نہیں جاتا۔ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ اُس کا بدلہ دیتا ہے اور اگر اس کی مصلحت اسے پسند کرے تو اس دنیا میں نہ دے لیکن اگلے جہان میں اس کے مقابلے میں بہت زیادہ دیدیتا ہے۔ ایک عاقل مومن صاحب فراست آدمی کی تو یہی خواہش ہوگی کہ جو جہنم کے حصے ہیں وہ یہیں مل جائیں۔ جس طرح جنت اسی دنیا میں ہے اسی طرح جہنم بھی اسی دنیا میں ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کو بخار کی گرمی میں جو جلنا پڑتا ہے یعنی ۱۰۴۔۱۰۵ یا ۱۰۶ کا بخار ہو جاتا ہے اس کو جہنم کا حصہ یہیں مل جاتا ہے اور اگلی زندگی کی دوزخ کی آگ سے محفوظ ہو جاتا ہے

غرض ایک

صاحبِ فراست مومن

آدمی تو یہی خواہش کرے گا کہ اگر میری اپنی سستیوں اور غفلتوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے جہنم کی آگ کے جھونکے میرے مقدر میں ہوں تو اے خدا! وہ یہیں مجھے مل جائیں وہاں جا کر نہ ملیں۔ لیکن یہاں یہ تو نہیں ہوتا کہ کسی آدمی کو ساری عمر ہی بخار چڑھا رہے۔ بعض امراض ایسے ہوتے ہیں مثلاً سل ہے اس کا بخار بڑے لمبے عرصے تک رہتا ہے لیکن اتنا تیز نہیں ہوتا ۹۹۔۱۰۰ تک ہو جاتا ہے۔ ایک حرارت سی رہتی ہے۔ البتہ جو میعادی بخار ہے وہ عام طور پر ۵-۱۰ دن تک رہتا ہے گیارھویں دن ٹوٹ جاتا ہے یا بعض دفعہ اکیس بائیس دن تک چلتا ہے۔ اس کے بعد پھر گویا وہ اس جہنم میں سے نکل گیا۔ پھر جنت کی وہ ٹھنڈی ہوا اور جنت کی خوشبوئیں اور جنت کے آرام اور جنت کی لذتیں اور جنت کے سرور اُسے اس دنیا میں بھی ملتے ہیں کوئی ایک آدھ جھونکا جہنم کا بھی مل جاتا ہے۔

پس خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایک ایسی تجارت ہے جس میں کوئی گھاٹا نہیں۔ انسان کی اپنی کوئی غلطی ہو گی تو اللہ تعالیٰ اسے مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسی نیکیوں کی توفیق دے دیگا کہ وہ گناہ جو ہیں وہ آپ ہی دُھل جائیں۔ جب انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ساری کوششیں ناکام ہو جائیں تو پھر وہ مغفرت کے ساتھ ڈھانپا جائے گا یا پھر اُسے خدا تعالیٰ چھوٹی چھوٹی تکلیفیں دے گا تاکہ اس کو چوکس اور بیدار رکھے۔ بعض دفعہ ابتلاء آجائیں گے یا قضا و قدر بعض دفعہ جھنجھوڑتی ہے یا انسان انسان کو جھنجھوڑتا ہے جھنجھوڑنے والا آدمی بعض دفعہ گناہ کر رہا ہوتا ہے اور مظلوم جو ہے وہ ثواب حاصل کر رہا ہوتا ہے یہ چیزیں تو ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ تجارت ایسی ہے جس میں گھاٹا کوئی نہیں۔ اگر ایک شخص کو اس دنیوی تجارت کے کسی حصہ میں پانچ روپے گھاٹا ہو اور دوسرے حصہ میں اسی وقت پانچ ہزار روپے نفع ہو جائے اُس ایک دن میں تو اُسے گھاٹا پانے والا کوئی نہیں کہے گا حالانکہ ایک حصہ میں اُسے پانچ روپے گھاٹا ہوا ہے اب یہ کہ پانچ دن بخار چڑھ گیا اور باقی سال اُس کا آرام سے اور سرور سے گزرا اور دعاؤں میں گزرا اور خدا تعالیٰ کے نشان دیکھنے میں گزارا، خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے میں گزارا تو اس کو کیا گھاٹا رہا اور جو اخروی زندگی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف سے بھی بچالیا۔ یہ اُس پر بڑی رحمت فرمائی ہے۔

پس سِرًّا بھی خرچ کرنا چاہیئے اور علانیۃً بھی خرچ کرنا چاہیئے۔ میں نے بتایا ہے کہ جو جماعت کا خرچ ہے وہ سرًّا بھی ہے اور علانیۃً بھی ہے اور اپنی

استعداد کے مطابق

بڑا خرچ ہے۔ یہ معمولی خرچ نہیں ہے۔ جماعت اسی طرح قریباً سوا دو یا اڑھائی لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرتی ہے۔ جو مقامی فنڈز ہیں اُن میں سے جماعت اس سلسلہ میں بھی خرچ کرتی ہے وہ رقم اس وقت میرے ذہن میں نہیں لیکن مجموعی طور پر یہ بھی بڑی رقم بن جاتی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں اس علم کی بناء پر جو مجھے حاصل ہوتا رہتا ہے کہ افراد جماعت ایک بڑی رقم سرًّا بھی خرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ بتانا نہیں چاہتے مثلاً کئی ایسے خرچ ہوتے ہیں کہ خاوند بیوی کو نہیں بتاتا یا بیوی خاوند کو نہیں بتاتی۔ اس واسطے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سرًّا خرچ کرو اور بیوی یا خاوند خدا تعالیٰ کے مقابلے میں کیا چیز ہے اصل تو اللہ ہی اللہ ہے

غرض دونوں طرح بے حد خرچ ہو رہا ہے لیکن میرا کام ہے کہ میں یاد دہانی کراتا رہوں۔ اس لئے اس علم کے باوجود میں یہی کہوں گا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت یہ ہے کہ آپ رمضان میں تیز ہواؤں کی طرح سخاوت کیا کرتے تھے۔ آپ اس سنّت کو نہ بھولیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ ثانیہ سے پہلے حضور نے فرمایا:-

الحمد للہ ضعف کافی حد تک دُور ہو گیا ہے۔

ولادت

میرے چھوٹے بیٹے عزیز چوہدری داؤد احمد صاحب چیمہ بی اے کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں آف جہانیاں چک ۱۲۵ ضلع ملتان حال کراچی کی نواسی ہے بچی کا نام عائشہ صدیقہ تجویز کیا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرما کر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(چوہدری محمد ابراہیم چیمہ آف پیلو وال سیداں نزد ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

دعائے مغفرت

میری بچی سکینہ پروین جو عرصہ ڈیڑھ سال سے پھیپھڑوں کے کینسر سے بیمار تھی بروز سوموار مورخہ ۲۷/۱۲/۷۱ ۸ بجے شام بمقام شوگر ملز سرائے نورنگ اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئی۔ ۲۸/۱۲ کو اس کا جنازہ ۱۰ بجے شب ربوہ پہنچایا گیا اور ۲۹/۱۲ کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا جنازہ پڑھایا اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئی۔

قبر تیار ہونے پر مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ۴ بچے چھوڑے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ میری بچی کی مغفرت کے لئے دعا فرمادیں نیز دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں اسلام اور احمدیت کا خادم بنائے۔

(عبدالغفور ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ معرفت فضل رحمٰن منیجر نون شوگر ملز)

دفینے کی تلاش میں کیوں پھریں،

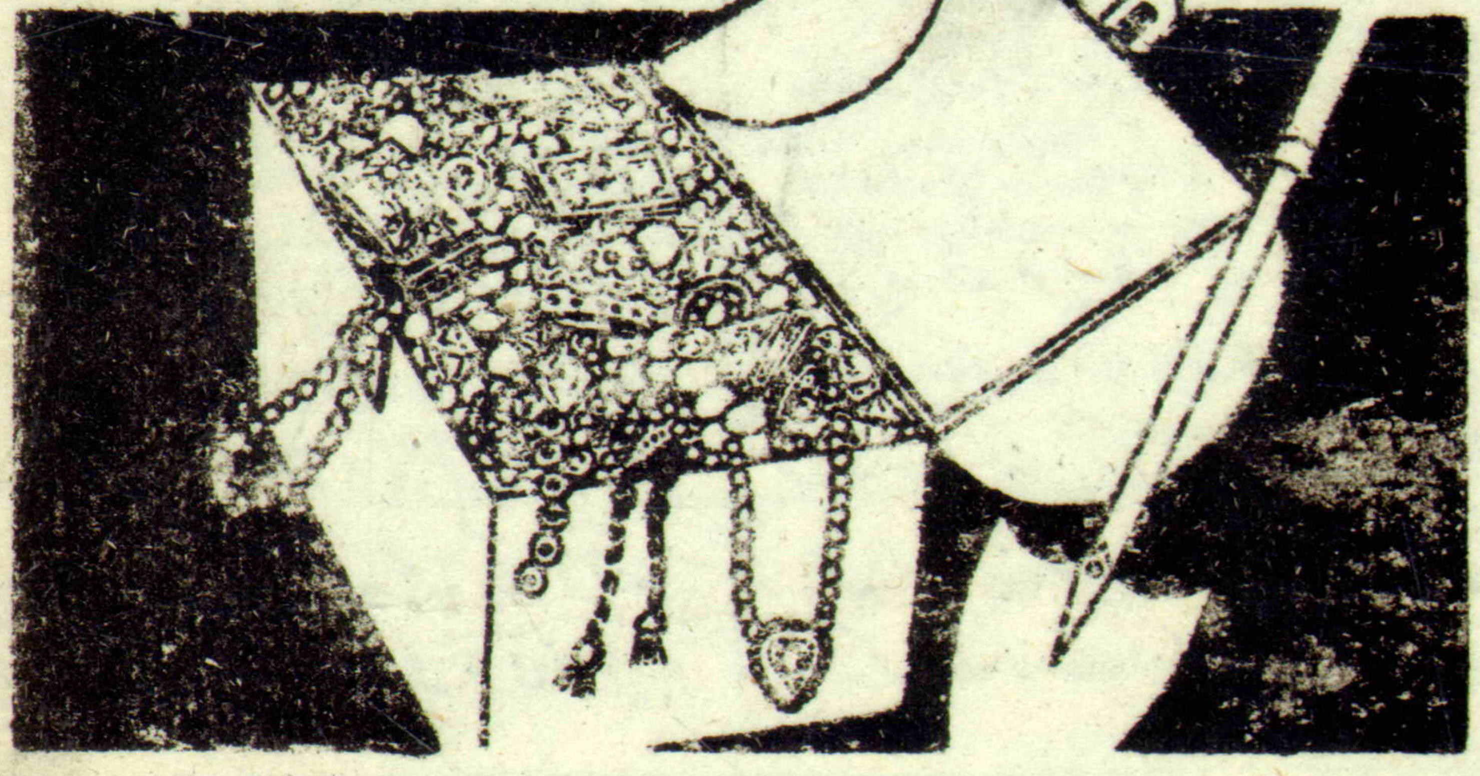

آپ کے لئے یقینی اور آسان طریقہ یہ ہے کہ

منافع مع بونس ڈیپازٹ اسکیم

میں روپیہ لگائیے

اس طرح محنت کے بغیر آپ کی رقم صرف سات سال میں دُگنی ہو جاتی ہے۔

- آپ دس ہزار تک کی رقم یکمشت یا قسطوں میں جمع کرا سکتے ہیں۔
- اپنی رقم یا اس کا ایک حصہ جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔
- آپ کی مرضی ہے کہ آپ ۶ فیصد سالانہ منافع اور بونس لیں یا منافع کے بدلے بھی بونس ہی لیں۔ دونوں صورتوں میں ہر سو روپے کے لئے بونس اور منافع کی شرح حسب ذیل ہوگی۔

پانچ سال سے پہلے	۶ فیصد سالانہ منافع
پانچ سال بعد	۶۰ روپے بونس یا ۲۱ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
چھ سال بعد	۷۸ روپے بونس یا ۲۶ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
سات سال بعد	۱۰۰ روپے بونس یا ۳۲ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع

قریبی ڈاک خانے یا اپنے ضلع کے نیشنل سیونگ آفس میں تشریف لائیے!

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

NATIONAL 588 G

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرو گے تو ابدی زندگی کے وارث قرار پاؤ گے

اور

اگر جی چراؤ گے تو پھر بہر حال تمہیں ذلّت قبول کرنی پڑے گی

آج سے بائیس سال قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے ۲۲ سال قبل اپریل ۱۹۴۹ء میں ربوہ میں منعقد ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر احمدی خواتین سے جو خطاب فرمایا تھا وہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے اگرچہ یہ تاریخی خطاب آپ نے احمدی خواتین کے جلسہ میں فرمایا تھا لیکن فی الاصل ساری جماعت بلکہ سب مسلمان ہی اس میں مخاطب ہیں اس میں حضور نے تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور کے اس تاریخی خطاب کا ایک اہم اقتباس ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"میں نے تم کو وقت پر ہوشیار کر دیا ہے خواہ اس وقت تم میری بات کو سمجھو یا نہ سمجھو ...... میں دیکھتا ہوں اور خدائی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ تم میں سے وہ جن کی اصلاح نہیں ہوگی وہ ذلیل کئے جائیں گے، وہ تباہ اور برباد کئے جائیں گے۔ پس جاؤ اور اپنے مردوں اور بچوں کی اصلاح کرو۔ اگر نہیں کرو گی تو تم اس کا عبرتناک انجام دیکھو گی۔ اولادیں اس لئے ہوا کرتی ہیں کہ سکھ کا موجب بنیں مگر ایسی اولادیں سکھ کا موجب نہیں بلکہ ذلت کا موجب ہوں گی۔ خاندان کی ترقی کا موجب نہیں بلکہ تنزل کا موجب ہوں گی۔

پس اپنی اصلاح کرو اور صحابیات رضی کا نمونہ اپنے سامنے رکھو۔ اگر تمہارے خاوند اور بیٹے اور بھائی اور دوسرے رشتہ دار خدا تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے تو وہ ابدی زندگی پائیں گے اور اگر جی چرائیں گے تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے ذلت تمہارے سامنے کھڑی ہے اور وہ بہر حال تمہیں قبول کرنی پڑے گی۔ لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ نے تمہاری ذلت کو دور کرنے کا سامان کر دیا ہے۔ دوسروں نے وہ روحانی لذت حاصل نہیں کی جو تم نے حاصل کی ہے۔ تم نے خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ معجزات دیکھے ہیں۔ تم نے خدا تعالیٰ کے کئی نشانات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ تم نے خدا تعالیٰ کی آیات بینات کا مشاہدہ کیا ہے اگر اس کے بعد بھی تم نے اپنی اصلاح نہ کی اور تم نے اپنی اولادوں کو گرتے دیکھا تو تمہاری قسمت! اگر تم اپنے خاوندوں، اپنے باپوں، اپنے بھائیوں، اور اپنے بیٹوں کی اصلاح کر لو تو تم بھی یقیناً وہی ثواب پاؤ گی جو وہ پائیں گے ...... پس موجودہ تکلیفیں جو پیدا ہوئی ہیں ان کو بھول جاؤ اپنے عزائم کو بلند کرو اور (دین کے معاملہ میں) اپنی اولادوں میں جرأت اور بہادری پیدا کرو۔ اگر تم اُن میں جرأت اور بہادری پیدا کرو گی تو وہی عزت پاؤ گی جو صحابیات رضی نے پائی اور تمہارے نام بھی قیامت تک عزت کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے۔ لیکن اگر تم ایسا نہیں کرو گی تو تم اور تمہارے خاندان ذلیل کئے جائیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو بدل نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ تم کو اور ہم کو اس عذاب سے بچائے۔"

(مصباح مئی ۱۹۵۰ء)

ملک کی نئی تعلیمی پالیسی

اسلام آباد ۶ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے ملک کی نئی تعلیمی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اب بے مقصد تعلیم کی بجائے زرعی اور فنی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دی جائے گی۔ اساتذہ کو بلند درجہ دیا جائے گا

وزیر تعلیم نے یہ بیان اس کانفرنس میں دیا جو تعلیمی اصلاحات کے لئے بلائی گئی ہے اس میں اساتذہ اور طلباء کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔

صدر بھٹو اس ماہ کے آخر میں چین کا دورہ کریں گے

مسلم بنگال کے عوام اب بھی پاکستان کے ساتھ گہری جذباتی وابستگی رکھتے ہیں (صدر بھٹو)

لاڑکانہ ۷ر جنوری۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے غیر ملکی صحافیوں سے ملاقات کے دوران بتایا کہ میں شیخ مجیب الرحمٰن کے ساتھ ڈھاکہ جانے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ وہاں کے عوام اسے پسند کریں آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ مشرقی پاکستان کے عوام پاکستان کے ساتھ اب بھی گہری جذباتی وابستگی رکھتے ہیں۔ ثابت شدہ حقائق عارضی اور ہنگامی حالات کی وجہ سے بدل نہیں جایا کرتے۔

صدر بھٹو کل راولپنڈی جا رہے ہیں۔ جہاں وہ شیخ مجیب سے اپنی بات چیت جاری رکھیں گے۔

صدر بھٹو نے مختلف سوالات کے جواب میں بتایا کہ وہ اس ماہ کے آخر میں چین جائیں گے۔ روس کے ساتھ ہمارا رابطہ برابر قائم ہے لیکن فوری طور پر وہاں جانے کا بظاہر کوئی پروگرام نہیں ہے آپ نے کہا میں مارشل لاء کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔ لیکن بعض ضروری اور ناگزیر اصلاحات کے نفاذ کے لئے کچھ وقت تک اس کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا حکومت مزید ملکی صنعتوں کو اپنی تحویل میں لینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اس لئے نجی صنعت کاروں کو اطمینان کے ساتھ کام جاری رکھنا چاہئے اور ملکی پیداوار بڑھانے میں بھرپور حصہ لینا چاہئے۔

قومی پیداوار میں اضافہ کے لئے متعدد اقدامات کئے جا رہے ہیں (وزیر خزانہ)

لاہور ۷ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے ایک بیان میں بتایا کہ ملک کی قومی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے متعدد اقدامات کئے جا رہے ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ پیداوار میں اضافہ ہو اور قیمتیں متوازن رہیں۔ آپ نے کہا خام مال کی فراہمی کے لئے مل مالکوں کی کھلے دل سے مدد کی جائے گی لیکن انہیں مزدوروں اور غریبوں کے استحصال کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکومت نے روزمرہ کی ضروریات کا ذخیرہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے [illegible] ہمارے پاس محفوظ ہے۔

محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی انچارج احمدیہ مسلم مشن امریکہ کی علالت

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر)

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی انچارج امریکہ مشن کے بارے میں بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہیں اتوار کے دن شام کے پانچ بجے دل کا دورہ ہوا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہیں اور اب ان کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائی کو اپنے فضل و کرم سے جلد شفاءِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مرزا مبارک احمد
وکیل التبشیر ربوہ

آسامیاں خالی ہیں

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

۱۔ لیکچرر ریاضی۔ فرسٹ یا سیکنڈ کلاس ایم اے
۲۔ " اردو " " "
۳۔ " عربی " " "
۴ " سوشل ورک "
۵۔ لیبارٹری اسسٹنٹ ایف ایس سی

درخواستیں بنام پرنسپل فوری طور پر مطلوب ہیں مصدقہ نقول اسناد و تصدیق پیدائش/ امیر جماعت بھی شامل ہوں۔ تنخواہ انجمن کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق ہوگی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴